سوال

عذاب قبر اور اس کی نعمتیں حق ہیں جو کہ جسم اور روح ان کا وقوع دونوں پر ہے

جواب

الحمد للہ

1-سوال میں جو یہ بات ذکر کی گئی ہے کہ مردے زندوں کی کلام بالکل نہیں سنتے یہ بات صحیح اور حق ہے۔ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

<جو لوگ قبروں میں ہیں آپ انہیں نہیں سنا سکتے> فاطر/22

اور فرمان باری تعالی ہے :

<یقینا آپ مردوں کو نہیں سنا سکتے> الروم/52

2-اہل سنت والجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ عذاب قبر اور برزخی زندگی کا وجود ہے اور ایسے ہی میت کی حالت کے اعتبار سے اس قبر میں نعمتیں اور راحت بھی ملتی ہے اس کے دلائل ذکر کئے جاتے ہیں :

آل فرعون کے متعلق اللہ تعالی کا فرمان ہے :

<آگ کے سامنے یہ ہر صبح اور شام لائے جاتے ہیں اور جس دن قیامت قائم ہوگی < فرمان ہوگا < فرعونیوں کو سخت ترین عذاب میں ڈالو> غافر/46

اللہ تعالی نے اس آیت میں یہ بیان کیا ہے کہ آل فرعون صبح اور شام عذاب پر پیش کئے جاتے ہیں حالانکہ وہ مرچکے ہیں اور اسی آیت سے علماء کرام نے عذاب قبر کا ثبوت لیا ہے

۔

یہ آیت کریمہ اہل سنت والجماعت کی عذاب قبر کے متعلق سب سے بڑی دلیل ہے کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

<آگ کے سامنے یہ ہر صبح اور شام لائے جاتے ہیں> تفسیر ابن کثیر (82/4)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں یہ دعا مانگا کرتے تھے :

<اللھم انی اعوذبک من عذاب القبر واعوذبک من فتنۃ المسیح الدجال واعوذبک من فتنۃ المحیا والممات اللھم انی اعوذبک من الماثم والمغرم>

(اے اللہ میں قبر کے عذاب سے تیری پناہ پکڑتا ہوں اور مسیح الدجال کے فتنے سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور زندگی اور موت کے فتنے سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور اے اللہ گناہ اور قرض سے میں تیری پناہ پکڑتا ہوں) صحیح بخاری حدیث نمبر (798) صحیح مسلم حدیث نمبر (589)

اور حدیث میں شاہد ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عذاب قبر سے پناہ مانگا کرتے تھے اور یہی عذاب قبر کے اثبات کی دلیل ہے اور عذاب قبر کی مخالفت کرنے والوں میں معتزلہ اور کچھ

دوسرے گروہ ہیں جن کی مخالفت کچھ وزن نہیں رکھتی ۔

3-اور وہ حدیث جس میں بدر کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مشرکوں کے جسموں کا مخاطب کرنے کا ذکر ہے تو یہ خاص ہے وہ اس طرح کہ اللہ تعالی نے انہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے زندہ کردیا تھا تا کہ انہیں ذلیل کرے اور ذلت وغیرہ دکھائے ۔

ا-عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بدر کے کنویں پر کھڑے ہوئے اور کہنے لگے وہ جو اللہ تعالی نے تمہارے ساتھ وعدہ کیا تھا کیا اسے تم نے سچا پایا ہے ؟ پھر اس کے بعد فرمانے لگے کہ بے شک اب میں جو کہہ رہا ہوں وہ سن رہے ہیں :

صحیح بخاری حدیث نمبر (3980) صحیح مسلم حدیث نمبر (932)

ب-ابوطلحہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ ایسے جسموں کے ساتھ بات کر رہے ہیں جن کی روحیں ہی نہیں ہیں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے جو میں انہیں کہہ رہا ہوں تم ان سے زیادہ سننے والے نہیں ہو > قتادہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالی نے انہیں زندہ کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قول سنایا تا کہ انہیں حسرت اور ندامت اور ذلت کا سامنا کرنا پڑے ۔

صحیح بخاری حدیث نمبر (3976) صحیح مسلم حدیث نمبر (2875) دیکھیں فتح الباری (304/7)

تو اس حدیث سے شاہد یہ ہے کہ اللہ تعالی نے کنویں والوں کو ان کی تحقیر اور تذلیل کے لئے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کلام سنائی اور اس سے یہ استدلال کرنا کہ میت سب کچھ سنتی ہے صحیح نہیں یہ کنویں والوں کے ساتھ خاص ہے لیکن کچھ علماء میت کا سلام سننا استثناء کرتے ہیں جو کہ صحیح دلیل کی محتاج ہے ۔

4-علماء کا صحیح قول یہی ہے کہ عذاب قبر روح اور جسم دونوں کو ہوتا ہے ۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں :

آئمہ سلف کا مذہب یہ ہے کہ عذاب قبر اور اس کی نعمتیں میت کی روح اور جسم دونوں کو حاصل ہوتی ہیں اور روح بدن سے جدا ہونے کے بعد عذاب یا نعمت میں ہوتی ہے اور بعض اوقات جسم سے ملتی بھی ہے تو دونوں کو عذاب یا نعمت حاصل ہوتی ہے ۔

تو ہم پر یہ ضروری ہے کہ جو اللہ تعالی نے ہمیں خبر دی ہے ہم اس پر ایمان لائیں اور اس کی تصدیق کریں ۔

الاختیارات الفقہیۃ (ص 94)

اور ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں :

اس مسئلہ کے متعلق شیخ الاسلام رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا اور ان کے جواب کے الفاظ ہمیں یاد ہیں انہوں نے فرمایا :

اہل سنت والجماعت اس پر متفق ہیں کہ عذاب اور نعمتیں بدن اور روح دونوں کو ہوتی ہے روح کو بدن سے جدا ہونے کی شکل میں بھی عذاب اور نعمتیں حاصل ہوتی ہیں اور بدن سے متصل ہونے کی شکل میں بھی تو بدن سے روح کے متصل ہونے کی شکل میں روح کو عذاب اور نعمت کا اس حالت میں حصول دونوں کو ہوتا ہے جس طرح کہ روح کا بدن سے منفرد ہونے کی شکل میں ہے ۔

ائمہ سلف کا مذہب :

مرنے کے بعد میت یا تو نعمتوں میں اوریا پھر عذاب میں ہوتی ہے ۔ جو کہ روح اوربدن دونوں کو حاصل ہوتا ہے روح بدن سے جدا ہونے کے بعد یا تو نعمتوں میں اوریا عذاب میں ہوتی اور بعض اوقات بدن کے ساتھ ملتی ہے توبدن کے ساتھ عذاب اور نعمت میں شریک ہوتی اور پھر قیامت کے دن روحوں کو جسموں میں لوٹایا جائے گا تووہ قبروں سے اپنے رب کی طرف نکل کھڑے ہوں گے جسموں کا دوبارہ اٹھنا اس میں مسلمان اوریہودی اور عیسائی سب متفق ہیں-الروح (ص/51-52)

علماء اس کی مثال اس طرح دیتے ہیں کہ انسان خواب میں بعض اوقات یہ دیکھتا ہے کہ یہ کہیں گیا اوراس نے سفر کیا یہ پھر اسے سعادت ملی ہے حالانکہ وہ سویا ہوا ہے اور بعض اوقات وہ غم وحزن اورافسوس محسوس کرتا ہے حالانکہ وہ اپنی جگہ پر دنیا میں ہی موجود ہے توبرزخی زندگی بدرجہ اولی مختلف ہوگی جوکہ اس زندگی سے مکمل طور پر مختلف ہے اوراسی طرح آخرت کی زندگی میں بھی ۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں :

اگر یہ کہا جائے کہ میت کو قبر میں اپنی حالت پر ہی دیکھتے ہیں توپھر کس طرح اس سے سوال کیا جاتا اوراسے بٹھایا اور لوہے کے ہتھوڑوں سے مارا جاتا ہے اوراس پر کوئی اثر ظاہر نہیں ہوتا ؟

تواس کا جواب یہ ہے کہ یہ ممکن ہے بلکہ اس کی مثال اور نظیر عام طورپر نیند میں ہے کیونکہ سویا ہوا شخص بعض اوقات کسی چیز پر لذت اوریا پھر تکلیف محسوس کرتا ہے لیکن ہم اسے محسوس نہیں کرتے اوراسی طرح بیدار شخص جب کچھ سوچ رہا ہوتا یا پھر سنتا ہے تواس کی لذت اوریا تکلیف محسوس کررہا ہوتا ہے لیکن اس کے ساتھ بیٹھا ہوا شخص اس کا مشاہدہ نہیں کرتا اوراسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جبرائیل علیہ السلام آتے اورانہیں وحی کی خبر دیتے تھے لیکن حاضرین کو اس کا ادراک نہیں ہوتا تھا تو یہ سب کچھ واضح اورظاہر ہے ـ شرح مسلم (201/71)

اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا قول ہے :

اور سوئے ہوئے شخص کو اس کی نیند میں لذت اور تکلیف ہوتی ہے جوکہ روح اوربدن دونوں کو حاصل ہوتی ہے حتی کہ یہ ہوتا ہے کہ نیند میں اسے کسی نے مارا تو اٹھنے کے بعد اس کی درد اپنے بدن میں محسوس کرتا ہے اورنیند میں یہ دیکھتا ہے کہ اس نے کوئی اچھی سی چیز کھائی ہے تواس کا ذائقہ اٹھنے کے بعد اس کے منہ میں ہوتا ہے اوریہ سب کچھ پایا جاتا اور موجود ہے ۔

تواگر سوئے ہوئے شخص کے بدن اورروح کو یہ نعمتیں اورعذاب جسے وہ محسوس کرتا ہے ہوسکتیں ہیں اورجو اس کے ساتھ ہوتا ہے اسے محسوس تک نہیں ہوتا حتی کہ کبھی سویا ہوا شخص تکلیف کی شدت یا غم پہنچنے سے چیختا چلاتا بھی ہے اور جاگنے والے اس کی چیخیں سنتے ہیں اور بعض اوقات وہ سونے کی حالت میں باتیں بھی کرتا ہے یا قرآن پڑھتا اور ذکر واذکار اور یا جواب دیتا ہے اور جاگنے والا یہ سب کچھ سنتا اور وہ سویا ہوا اوراس کی آنکھیں بند ہیں اوراگر اسے مخاطب کیا جائے تووہ سنتا ہی نہیں ۔

تواس کا جوکہ قبر میں ہے کیسے انکار کیا جاسکتا ہے کہ جس کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے کہ وہ ان کے قدموں کی چاپ سنتا ہے اور فرمایا تم ان سے زیادہ نہیں سن سکتے جو میں انہیں کہہ رہا ہوں ؟

اوردل قبر کے مشابہ ہے تواسی لئے غزوہ خندق کے دن جب عصر کی نماز فوت ہوگئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : اللہ تعالی ان کے پیٹوں اورقبروں کو آگ سے بھرے گا اور دوسری روایت کے لفظ ہیں < ان کے دلوں اورقبروں کو آگ سے بھرے > اوران کے درمیان اس قول میں تفریق کی گئی ہے ۔

< جب قبروں جو ہے نکال لیا جائے گا اورسینوں کی پوشیدہ باتیں ظاہر کردی جائیں گی >

اوراس کے امکان کی تقریر اور تقریب ہے ۔

یہ کہنا جائز نہیں کہ جو کچھ میت عذاب اور نعمتیں کو حاصل کرتی ہے وہ اسی طرح کہ سونے والا حاصل کرتا ہے بلکہ یہ عذاب اور نعمتیں اس سے زیادہ کامل اور حقیقی ہیں لیکن یہ مثال امکانی طور پر ذکر کی جاتی ہے اور اگر سائل یہ کہے کہ میت قبر میں حرکت تو کرتی نہیں اور نہ ہی مٹی میں تغیر ہوتا ہے وغیرہ حالانکہ یہ مسئلہ تفصیل اور شرح چاہتا ہے یہ اوراق اس کے متحمل نہیں ہو سکتے۔

اور اللہ تعالی زیادہ علم رکھتا ہے۔

اللہ تعالی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور صحابہ پر رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین

مجموع الفتاوی (4/275-276)

والله اعلم.

اسلام سوال وجواب

فتوی نمبر: 10547